العرب کو اسلام کے جھنڈے تلے متحد کرنے والے ایک سیدھی سادھی زندگی گزاتے تھے، جو متانت اور وقار سے بھرپور تھی۔ وہ اپنی خلافت کے مختصر مدت کے پہلے چھ مہینے میں روزانہ اپنی قیام گاہ "سنح" سے صبح دار الحکومت مدینہ کی طرف آتے تھے...... وہ حکومت کے تمام کام مسجد نبوی کے صحن میں بیٹھ کر سرانجام دیتے تھے۔[المرتضی ص ۱۵۳]

ولیم میور کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کے دربار میں دربار نبوی کی طرح نہ خدام ومحافظ تھے، نہ ہی حکومت کی شان وشوکت ظاہر کرنے والی کوئی اور شے۔ خلیفہ راتوں کو مظلوموں اور غرباء کی تلاش میں گھومتے رہتے، کنبہ پروری یا طرف داری سے بالاتر تھے۔[المرتضی ص ۱۵٤] آپ رضی اللہ عنہ اہم درپیش کاموں میں ارباب فکر وبصیرت سے مشاورت کرتے، اور استبداد سے کام نہ لیتے۔ بلکہ امراء کو بھی اس سے منع کرتے۔ علماء، معاملہ فہم اور مدبر صحابہؓ آپ کے مشیر ہوتے، ہر شخص کو حق حاصل تھا کہ خلیفہ کے کسی عمل وفعل پر مثبت نکتہ چینی کرے۔ اہم ذمہ داری بجالانے کے لیے مناسب اور موزوں شخصیات کا چناؤ کیا جاتا، جن میں قابل ذکر قوت اور امانت ہو، اور یہ دونوں کسی بھی ولایت کے رکن رکین ہیں۔ [السیاسۃ الشرعیۃ از عبد الوھاب خلاف ص ۱۰] عمال کی تقرری میں مکمل عالی ظرفی کا ثبوت ہوتا۔ عمال کے ساتھ جبر وتحکم کا برتاؤ بالکل نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں بیت المال میں کوئی مال سٹور نہ رہتا تھا؛ بلکہ اموال پہنچتے ہی اسی مد میں تقسیم کیے جاتے تھے۔ وفات کے وقت بیت المال میں صرف ایک دینار موجود تھا جو مٹکے سے گر چکا تھا۔[سابقہ حوالہ ص ۱٤٤]

بیوی نے ایک بار درخواست کی کہ کوئی میٹھی چیز کھانے کو دل چاہتا ہے۔ فرمایا: اس کے لیے پیسے نہیں کہ خرید سکوں۔ اہلیہ نے اس مقصد کے لیے روزینے میں سے تھوڑا تھوڑا بچا لیا۔ آپ نے وہ سب کے سب بیت المال میں جمع کر دیا۔ اور خازن سے کہا کہ آئندہ روزینے میں سے اتنا کم کر دیں؛ کیونکہ ہمیں یہی کافی ہو رہا ہے۔ پھر انتقال کے وقت دوران خلافت لی ہوئی تنخواہوں کو ذاتی زمین فروخت کر کے بیت المال میں جمع کر دیا۔ زہد وتقویٰ اور ایثار وقربانی کے ایسے واقعات جن کی نظیر شاید انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کے علاوہ کہیں نہ مل سکے، اسی اصل کا ظل ظلیل ہے، جس کی خلافت اولیٰ کا شرف ان کو حاصل تھا۔ ﴿وعَدَ اللهُ الذينَ آمنوا مِنكم وعمِلُوا الصّٰلحٰتِ ليَستخلِفنّهم في الأرضِ كما استخلفَ الذينَ مِن قبلِهم وليمكننَّ لهم دينَهم الذِى ارتضٰى لهم وليُبدِلنّهم مِن بعدِ خوفِهم أمناً يعبدُونني لا يشرِكونَ بي شيئًا......﴾[۲٤/۲٥]

منہ میں ''رام رام'' سخی داد خوستی

پولیو کے خاتمے کے نہیں، بانجھ بنانے کے قطرے ہیں

یونیسیف نے اسلامی ممالک میں ''پولیو کے قطرے'' کے نام سے جو وسیع وعریض مہم شروع کی ہے، بعض محقق ماہرین کی تحقیق کے مطابق یہ قطرے بانجھ بنانے کے ہیں۔ اس بات پر کافی دلائل موجود ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ ڈاکٹر ہارونا کائٹا جو کہ احمد دہلو یونیورسٹی زاریا (نائیجیریا) میں فارماسوٹیکل سائنسز ڈپارٹمنٹ کے سربراہ ہیں، وہ پولیو ویکسین کے کچھ نمونے تحقیق کے لیے انڈیا لے گئے۔ جب ڈاکٹر کائٹا نے ان ویکسینوں کو مختلف ٹیسٹوں سے گزارا تو اس میں کچھ ایسے مواد ملے، جو براہ راست انسان کے جنسی نظام تولید پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ اس تحقیقات میں میرے ساتھ ہندوستان کے کچھ ماہرین بھی شامل تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بات تو تمام دواساز ماہرین کو بخوبی معلوم ہے کہ اسٹروجن (Estrogen) نامی دوا انسان میں عمل تولید کے خلاف کام کرتا ہے، جبکہ پولیو کے ویکسینوں میں اسٹروجن یقیناً موجود ہے۔ اس لیے مجھے حکومت کے زیر اثر ڈاکٹروں کے اس کہنے سے کہ ''پولیو کے قطرے میں کوئی مضر صحت اشیاء شامل نہیں'' بڑی حیرت ہوئی ہے؛ کیونکہ وہ گویا سورج کو انگلیوں سے چھپاتے ہیں۔ ڈاکٹر کائٹا نے یہ انکشاف ہفت روزہ ''کیڈونا ٹرسٹ'' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کیا ہے، جس کا کراچی میں عبدالرحمٰن نے ترجمہ کیا۔ اور ہفت روزہ ''ضرب مؤمن'' ۹ صفر ۱۴۲۷ھ کے شمارے میں شائع ہوا۔

۲۔ پولیو کے یہ قطرے صرف تیسری دنیا کے بچوں خصوصاً مسلمانوں کو پلائے جاتے ہیں، امریکہ اور مغربی ممالک کے بچوں کو نہیں پلائے جاتے، اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اگر ان قطروں میں یہ خوبیاں ہوتیں جو بتائی جاتی ہیں، تو ان فوائد سے امریکہ اور یورپ کے بچوں کو قطعاً محروم نہ کیا جاتا۔

۳۔ مغربی ماہرین بہبود آبادی نے کئی دفعہ ذرائع ابلاغ پر یہ تخمینہ شائع کیا ہے کہ ۲۰۵۰ء تک تیسری دنیا کی آبادی میں تین ارب کا اضافہ ہو جائے گا اور امریکہ و یورپ میں چار کروڑ کی کمی آجائے گی۔ اس لیے امریکہ و یورپ تیسری دنیا خصوصاً مسلمانوں میں شرح آبادی کی روک تھام کے لیے مختلف طریقوں سے انتہائی کوشش کر رہے ہیں، جن میں سے ایک اہم طریقہ پولیو کے قطرے ہیں، جو ضبطِ تولید (انسانی پیدائش کی روک) کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

۴۔ پولیو کے قطرے کی مہم پر کتنی رقم خرچ ہوتی ہے؟ یعنی پوسٹروں، پمفلٹوں، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات ورسائل کے